

از عدالتِ عظمیٰ

سرائی کیلاگلاس پرائیویٹ لمیٹڈ۔

بنام

کلکٹر آف سینٹرل ایکسائز، پٹنہ

تاریخ فیصلہ: 8 اپریل، 1997

[سوباس سی سین اور کے ٹی تھامس، جسٹس صاحبان]

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944: دفعات 4 اور 11A۔

ایکسائز ڈیوٹی۔ متفرق فرض۔ کالیوی۔ وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے بغیر مناسب افسر کے ذریعے کی گئی عارضی تخمینہ کاری۔ عدالت عالیہ نے مینوفیکچرنگ کے بعد کے اخراجات کے از سر نو تعین اور قابل تشخیص قیمت سے اسے خارج کرنے کی ہدایت کے ساتھ کالعدم قرار دیا۔ قرار پایا کہ: وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کا التزام لاگو نہیں۔ دفعہ 4 اور قاعدہ I-173 کے تحت آگے بڑھنے کے لیے مناسب افسر کی ضرورت ہے۔ سنٹرل ایکسائز قواعد، 1944، قواعد I-173، I-173 اور B-9۔

اپیل کنندہ شیٹ گلاس تیار کرتا تھا اور اپنی قیمتوں کی فہرستیں داخل کر کے اپنی حسابی طریقہ کار کے مطابق ایکسائز ڈیوٹی ادا کرتا رہا۔ مرکزی ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر نے، شوکاز نوٹسز جاری کرنے کے بعد، اپیل کنندہ کو ہدایت دی کہ آئندہ کلیئرنس کے لیے سنٹرل ایکسائز قواعد، 1944 کے قاعدہ B-9 کے تحت تجویز کردہ عارضی تشخیص کے طریقہ کار پر عمل کرے۔ اس کے بعد، اسسٹنٹ کلکٹر نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ قیمت کی فہرست میں ترمیم کی اور تجارتی چھوٹ کے علاوہ اس کی طرف سے دعویٰ کردہ تمام کٹوتیوں کی اجازت نہیں دی۔

عدالت عالیہ نے اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے اپیل کنندہ کے کٹوتیوں کے دعوے کو مسترد کرنے اور بانڈ پیش کرنے پر عارضی کلیئرنس کی ہدایت کو بھی کالعدم قرار دے دیا۔

تاہم، عدالت عالیہ نے اس معاملے کو اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس واپس بھیج دیا تاکہ اس عنصر کا پتہ لگایا جاسکے جو مینوفیکچرنگ کے بعد کے اخراجات کو تشکیل دے گا جسے عدالت عالیہ کے مطابق قابل تشخیص قیمت میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے بعد، وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کے بعد اسسٹنٹ کلکٹر نے اپیل کنندہ کے کٹوتیوں کے دعوے کو مسترد کر دیا اور دو الگ الگ احکامات کے ذریعے تفریق ڈیوٹی کا مطالبہ کیا۔

اپیل کنندہ کی یہ دلیل کہ مذکورہ دو احکامات کو سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کی دفعہ 11A کے تحت کسی وجہ بتاؤ نوٹس کے ذریعے آگے نہیں بڑھایا گیا تھا اور لہذا یہ دونوں احکامات ابتدا ہی سے کالعدم تھے، اسسٹنٹ کلکٹر نے مسترد کر دیے۔ کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل نے اپیل کو مسترد کر دیا۔ نالاں ہوتے ہوئے اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: 1.1.1. فوری معاملے میں، عدالت عالیہ نے عارضی تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دینے کے بعد، اس کی طرف سے دی گئی رہنما خطوط کے مطابق تخمینہ کاری کو نئے سرے سے کرنے کی ہدایت کی۔ عدالت عالیہ نے عارضی تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور محصولات کی قیمت کا دوبارہ حساب لگانے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یہ صرف دفعہ 4 کی بنیادی توضیحات کے مطابق اور سنٹرل ایکسائز قواعد، 1944 کے رول I-173 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کیا جاسکتا ہے۔

1.2. مشخص الیہ قواعد کے قاعدہ 173F کے تحت حقدار ہے کہ وہ اپنے ذریعہ تیار کردہ قابل محصول سامان پر ڈیوٹی کے لیے اپنی ذمہ داری کا تعین کرے اور قواعد میں طے شدہ توضیحات کے مطابق خود تشخیص پر ڈیوٹی کی ادائیگی پر اس طرح کے سامان کو ہٹائے۔ لیکن یہ مناسب افسر کے ذریعے قاعدہ 173F کے تحت تخمینہ کاری کرنے کا صرف پہلا قدم ہے۔ حتمی تخمینہ کاری کے بعد، مشخص الیہ کی طرف سے دائر کردہ ریٹرن پر حکم کی ایک نقل اسے بھیجی جانی چاہیے۔ ریٹرن موصول ہونے کے 10 دن کے اندر حتمی تخمینہ کاری کی بنیاد پر مشخص الیہ کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ ایسے معاملے میں دفعہ 11A کے تحت کوئی نوٹس دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب حتمی تخمینہ کاری اور ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد بھی، یہ پایا جاتا ہے کہ ڈیوٹی کا مختصر لیوی ہے، ایکسائز آفیسر کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کے بعد حد کی مدت کے اندر دفعہ 11A کے تحت کارروائی کرنے کا اختیار حاصل

ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں حد بندی کی مدت حتمی تخمینہ کاری کی تاریخ سے چلے گی۔ دفعہ 11A اور قاعدہ I-173 کا دائرہ کار بالکل مختلف ہے۔

1.3. فوری معاملے میں، مناسب افسر کی طرف سے پہلے کی گئی عارضی تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق، مناسب افسر نے حتمی تخمینہ کاری کی ہے۔ اس معاملے میں دفعہ 11A کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے میں ناکامی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یونین آف انڈیا بنام مدھولن سنٹیکس پرائیویٹ لمیٹڈ ودیگر، [1988] 3 ایس سی سی 328 اور سی سی ای بنام کوسن میٹل مصنوعات لمیٹڈ، [1989] ضمنی 1 ایس سی سی 135، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

یونین آف انڈیا بنام بمبئی ٹائرز انٹرنیشنل لمیٹڈ ودیگران، [1983] 4 ایس سی سی 210، گوکاک پٹیل ووکارٹ لمیٹڈ بنام سی سی ای، [1987] 2 ایس سی سی 93 اور سمرٹ انٹرنیشنل (پی) لمیٹڈ بنام سی سی ای، [1992] ضمنی 1 ایس سی سی 293، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

ایسیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4052-53، سال 1988۔

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل، نئی دہلی کے ای / اے نمبری 43-2942، سال A-1985 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ڈی اے دیو، مس موینکا شرما اور سنیل ڈوگرا۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایم گوری شنکر مورتی، ایس ڈی شرما اور وی کے ورما۔

عدالت کا فیصلہ سین، جسٹس نے دیا۔

یہ مقدمہ اس بات کی ایک اچھی مثال ہے کہ عدالت عالیہ کورٹ دائرہ اختیار کے استعمال میں محصولات کے معاملات میں مداخلت کیوں نہیں کرنی چاہیے جہاں مناسب متبادل قانونی داد رسائی دستیاب ہیں۔ فوری معاملے میں، سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ کے تحت کارروائی کے دوران مختلف نوٹسوں اور احکامات کو کالعدم قرار دینے کے بعد پٹنہ عدالت عالیہ کی طرف سے 15.9.1982 پر دی گئی ہدایات کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

اپیل کنندگان شیٹ گلاس کے مینوفیکچررز ہیں جو مادی وقت میں حسب المالیات ویلورم کی بنیاد پر سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی کے لیے قابل وصول تھے۔ اپیل کنندگان سنٹرل ایکسائز قواعد (جسے اس کے بعد 'رولز' کہا جاتا ہے) کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق اپنی قیمتوں کی فہرستیں تیار کرتے تھے اور اپنے حساب کے مطابق ڈیوٹی ادا کرتے تھے۔ اس معاملے میں پریشانی قیمت کی فہرست نمبر 38/1979 کے ساتھ پیدا ہوئی جو 4.7.1979 پر درج کی گئی تھی۔ سنٹرل ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے 7.7.1979 کا ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں مشخص الیہ سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ وضاحت کرے کہ ان کی طرف سے دعویٰ کی گئی کچھ کٹوتیوں کو سامان کی قابل وصول قیمت میں واپس کیوں نہیں شامل کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد 16.8.1979 کا ایک اور وجہ بتاؤ نوٹس آیا جس میں اپیل گزاروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ قواعد کے قاعدہ 9B کے تحت مقرر کردہ عارضی تخمینہ کاری کے طریقہ کار پر عمل کریں اور مزید منظوریوں کو متاثر عمل درآمد کے مقصد سے بانڈز پر عمل درآمد کریں۔ 5.9.1979 پر، سنٹرل ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ نے ایک اور وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا جس میں اپیل گزاروں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ وضاحت کریں کہ 20.6.1979 سے نافذ قواعد کے قاعدہ 10 کے تحت ڈیوٹی کی تفریق کی شرح کا مطالبہ کیوں نہیں کیا جانا چاہیے اور قاعدہ کے قاعدہ 173Q کے تحت ان پر تاوان کیوں نہیں لگایا جانا چاہیے۔ 21.3.1980 کے ایک اور حکم کے ذریعے، اسسٹنٹ کلکٹر نے اپیل گزاروں کی طرف سے دائر کردہ قیمت کی فہرست میں ترمیم کی اور تجارتی چھوٹ کے علاوہ ان کی طرف سے دعویٰ کی گئی تمام کٹوتیوں کی اجازت نہیں دی۔

اپیل گزاروں نے سنٹرل ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ کے ذریعے منظور کیے گئے مذکورہ احکامات کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ بالآخر 15.9.1982 پر، عدالت عالیہ نے وجہ بتاؤ نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا، سنٹرل ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے 21.3.1980 پر منظور کردہ حکم نے اپیل کنندگان کی طرف سے کی گئی کٹوتیوں کے دعوے کی اجازت نہیں دی اور 16.8.1979 پر دیئے گئے بانڈ کو پیش کرنے پر عارضی کلیئرنس کی ہدایت بھی۔

تاہم، عدالت عالیہ نے اس معاملے کو اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس واپس بھیج دیا تاکہ اس عنصر کا پتہ لگایا جاسکے جو مینوفیکچرنگ کے بعد کے اخراجات کا حامل ہو گا جسے عدالت عالیہ کے مطابق قابل تشخیص قیمت میں شامل نہیں کیا جاسکا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی رہنما خطوط کے مطابق اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے قابل تشخیص قیمت کا از سر نو تعین کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

سنٹرل ایکسائز حکام نے عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف کسی بھی اپیل کو ترجیح نہیں دی۔ 7.3.1983 پر، اسسٹنٹ کلکٹر نے ایک اور وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا کہ مختلف کٹوتیوں کے دعووں کی اجازت کیوں نہیں دی جانی چاہیے۔ 6.9.1984 کے حتمی حکم کے ذریعے، اسسٹنٹ کلکٹر نے یونین آف انڈیا بنام بمبئی ٹائرز انٹرنیشنل لمیٹڈ و دیگران، [1983] SCC 2104 کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون کی پیروی کرتے ہوئے کٹوتیوں کے دعووں کو مسترد کر دیا۔ 20.6.1979 سے 30.7.1983 تک کی مدت کے لیے روپے 4,61,09,242.80 کی رقم طلب کی گئی تھی۔ 17.10.1984 کے ایک مزید حکم کے ذریعے، اسسٹنٹ کلکٹر نے 1.8.1983 سے 31.12.1983 تک کی مدت کے لیے روپے 27,81,826.87 کے تفریق ڈیوٹی کا ایک مزید مطالبہ کیا۔

اپیل گزاروں دلیل یہ ہے کہ ان دونوں احکامات سے پہلے سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ کی دفعہ 11A کے تحت کوئی وجہ بتاؤ نوٹس نہیں تھا۔ اپیل گزاروں کے مطابق یہ لازمی تھا اور اس طرح کانوٹس دینے میں ناکامی نے ان دونوں احکامات کو ابتدا ہی سے کالعدم قرار دے دیا تھا اور اس کا کوئی قانونی اثر نہیں تھا۔ اسسٹنٹ کلکٹر کے احکامات کے خلاف اپیل کلکٹر (اپیل) نے مسترد کر دی تھی۔ کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل میں مزید اپیل کو ترجیح دی گئی۔ ٹریبونل مشخص الیہ کی اس دلیل سے متفق نہیں تھا کہ چونکہ ایکسائز حکام کی طرف سے اپیل گزاروں کو دفعہ 11A کے تحت کوئی وجہ بتاؤ نوٹس نہیں دیا گیا تھا، اس لیے سنٹرل ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر کے مطالبات کرنے والے احکامات کالعدم تھے اور انہیں منسوخ کرنا پڑا۔

اپیل گزاروں کی جانب سے مسٹر دیونے دعویٰ کیا ہے کہ سنٹرل ایکسائز ایکٹ کے تحت ڈیوٹی کا مطالبہ صرف دفعہ 11A کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کر کے متاثر کیا جاسکتا ہے سوائے اس معاملے کے جہاں کلیئرنس قاعدہ 9A کے تحت عارضی تھی جس صورت میں، تخمینہ کاری کو حتمی شکل دینے پر، تفریق ڈیوٹی کا تعین مشخص الیہ کے ذریعے قابل ادائیگی کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔ یونین آف انڈیا و دیگران بنام مدھولن سنٹیکس پرائیویٹ لمیٹڈ و دیگر، [1988] 3 ایس سی سی 328 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر ریلائنس کو اس تجویز کے لیے رکھا گیا تھا۔

مدھولن کے معاملے میں، ایک منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست نافذ تھی۔ درجہ بندی کی فہرست میں ترمیم کانوٹس جاری کیے بغیر مطالبہ کیا گیا۔ تاہم، فوری معاملے میں، ایکسائز حکام کی طرف سے جاری کردہ نوٹسوں کا ایک سلسلہ تھا۔ اگرچہ پٹنہ عدالت عالیہ نے وجہ بتاؤ نوٹس کی تاریخ

5.7.1979 کو کالعدم قرار دے دیا تھا، لیکن دوسرے نوٹس کو کالعدم نہیں کیا گیا تھا۔ کسی بھی صورت میں، ٹریبونل نے نشاندہی کی ہے کہ ایکسائز حکام نے "ڈیوٹی ذمہ داری کے تعین" کے مقصد سے بلوں اور کھاتوں کی کتابوں کو پیش صنعتی عمل کے لیے بار بار اپیل کنندہ کو لکھا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اسسٹنٹ کلکٹر کا خط جس کی تاریخ 5.12.1983 ہے اور کچھ نہیں بلکہ 'تفریق ڈیوٹی' عائد کرنے کا نوٹس ہے۔

گوکاک ٹیل ووکارٹ لمیٹڈ بنام سنٹرل ایکسائز، بیلاگام کے کلکٹر، [1987] 2 ایس سی سی 93 میں، اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ دفعہ 11A کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنا اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت مطالبے سے پہلے کی شرط تھی۔

ریونیو کی جانب سے، مسٹر گوری شکر مورتی نے میسرز سمراٹ انٹرنیشنل (پی) لمیٹڈ بنام سنٹرل ایکسائز، حیدرآباد کے کلکٹر، [1992] ضمنی 1 ایس سی سی 293 کے معاملے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی، جہاں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جب مشخص الیہ خود ڈیوٹی کا تعین کر کے اور ذاتی لیجر اکاؤنٹ میں رقم کاٹ کر سامان کو صاف کرتا ہے، تو ڈیوٹی عارضی ہوتی ہے اور متعلقہ ایکسائز آفیسر کی حتمی منظوری سے مشروط ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں، دفعہ 11B کی وضاحت کے پیراگراف (B) شق (e) کا اطلاق ہو گا۔ مادی وقت پر دفعہ 11B کی متعلقہ توضیحات درج ذیل تھیں:

"11B- ڈیوٹی کی واپسی کا دعویٰ (1) ایکسائز کے کسی بھی ڈیوٹی کی واپسی کا دعویٰ کرنے والا کوئی بھی شخص متعلقہ تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد تاریخ انقضا ہونے سے پہلے سنٹرل ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر کو اس طرح کے ڈیوٹی کی واپسی کے لیے درخواست دے سکتا ہے:

بشرطیکہ چھ ماہ کی حد کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہو گا جہاں احتجاج کے تحت کوئی ڈیوٹی ادا کی گئی ہو۔

X X X X

وضاحت۔- اس دفعہ کے مقاصد کے لیے،-

X X X X(A)

(B) "متعلقہ تاریخ" کا مطلب ہے،-

X X X X(d) سے (a)

(e) ایسی صورت میں جہاں ایکسائز ڈیوٹی اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت عارضی طور پر ادا کی جاتی ہے، اس کی حتمی تخمینہ کاری کے بعد ڈیوٹی کی ایڈجسٹمنٹ کی تاریخ؛

(f) کسی بھی دوسری صورت میں، ڈیوٹی کی ادائیگی کی تاریخ۔

یہ دلیل دی گئی کہ دفعات 11A اور 11B اسی طرح کے الفاظ ہیں اور دونوں حصوں کی اسکیم ایک جیسی ہے۔ ایک معاملے میں، مشخص الیہ رقم واپسی کا دعویٰ کر سکتا ہے، دوسرے میں، محکمہ ایسا ٹیکس وصول کر سکتا ہے جو نہیں لگایا گیا تھا یا مختصر لیوی تھا۔ دفعہ 11A کے تحت، حد کی مدت کا حساب 'متعلقہ تاریخ' سے لگایا جانا چاہیے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ اس عدالت نے تسلیم کیا کہ خود کار تشخیصی اسکیم میں، جہاں مشخص الیہ نے ڈیوٹی کی رقم کا حساب لگایا اور ادا کیا، عارضی تخمینہ کاری کے سوا کچھ نہیں ہوا تھا جو حتمی تخمینہ کاری سے مشروط تھا۔ اس طرح کے معاملے میں حد کی مدت حتمی تخمینہ کاری کرنے کی تاریخ سے چلے گی۔

مسٹر ڈیو نے ہماری توجہ سنٹرل ایکسائز، بڑودہ کے کلکٹر بنام میسرز کوسن میٹل مصنوعات لمیٹڈ، [1989] ضمنی 1 ایس سی سی 135 کے معاملے کی طرف مبذول کرائی۔ اس صورت میں، 24.7.1978 سے 31.3.1979 کی مدت کے دوران II 68 کے تحت اور 1.4.1979 سے اثر کے ساتھ T1 26-A(1)(a) کے تحت پیتل کی سلاخوں کا مشخصہ گیا۔ اس کے بعد، سنٹرل ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ نے دیکھا کہ مشخص الیہ نے ڈیوٹی کے غلط ادائیگی کا تقابل فائدہ اٹھایا ہے اور قاعدہ 173Q کے تحت تاوان عائد کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ نوٹس میں الزام لگایا گیا تھا کہ کمپنی ڈیوٹی بند کرنے کی اہل نہیں ہے۔ کمپنی کا معاملہ یہ تھا کہ اس وقت کے اندر اسے قاعدہ 10 کے تحت کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا تھا اور اس کی طرف سے کوئی دھوکہ دہی، ملی بھگت، جان بوجھ کر غلط بیانی یا حقائق کو چھپایا نہیں گیا تھا اور اس نے اس سیٹ آف کا صحیح فائدہ اٹھایا تھا۔

قاعدہ 10 کو اب منسوخ کر دیا گیا ہے اور اس کی دفعات کو ایکٹ کے دفعہ 11A میں شامل کر لیا گیا ہے۔ لیکن، اس معاملے میں ٹریبونل نے پایا کہ درجہ بندی کی فہرستوں کو بمبئی کلکٹوریٹ نے حتمی شکل دے دی تھی۔ اسسٹنٹ کلکٹر، سورت کے پاس ان تشخیصوں کو دوبارہ کھولنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

چونکہ تشخیص حتمی ہو چکی تھی، اس لیے اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جب ایکسائز کی ڈیوٹی نہیں لگائی گئی تھی یا ادا نہیں کی گئی تھی یا شارٹ لیوڈ یا شارٹ پیوڈ نہیں کی گئی تھی، تو شارٹ لیوڈ کی گئی

رقم کو حاصل کرنے کے لیے دفعہ 11A کے تحت نوٹس جاری کرنا پڑتا تھا۔ نوٹس عام طور پر حتمی تخمینہ کاری کی تکمیل کے چھ ماہ کی مدت کے اندر جاری کیا جانا چاہیے۔ یہ مقدمہ کسی بھی طرح مسٹر ڈیو کی طرف سے کی گئی دلیل کی حمایت نہیں کرتا ہے۔

فوری معاملے میں، عدالت عالیہ نے عارضی تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دینے کے بعد، اس کی طرف سے دی گئی رہنما خطوط کے مطابق تخمینہ کاری کو نئے سرے سے کرنے کی ہدایت کی۔ اس مرحلے پر دفعہ 11A کے تحت کوئی نوٹس دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عدالت عالیہ نے عارضی تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور محصولات کی قیمت کو دوبارہ شمار کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یہ صرف دفعہ 4 کی بنیادی توضیحات کے مطابق اور قاعدہ I-173 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کیا جاسکتا ہے جو مادی وقت پر درج ذیل تھا:

مناسب افسر کے ذریعے تخمینہ کاری۔ (1) مناسب افسر قاعدہ G-173 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت مشخص الیہ کی طرف سے دائر ریٹرن میں موجود معلومات کی بنیاد پر اور اس طرح کی مزید تفتیش کے بعد جو وہ ضروری سمجھے، ہٹائے گئے سامان پر واجب الادا ڈیوٹی کا اندازہ کرے گا اور واپسی پر تخمینہ کاری میمورنڈم کو مکمل کرے گا۔ اس طرح مکمل کیے گئے ریٹرن کی ایک نقل مشخص الیہ کو بھیجی جائے گی۔

(2) قاعدہ F-173 کے تحت مشخص الیہ کے ذریعے مقرر مشخص اور ادا کی جانے والی ڈیوٹی کو ذیلی قاعدہ (1) کے تحت مناسب افسر کے ذریعے طے شدہ ڈیوٹی کے خلاف ایڈجسٹ کیا جائے گا اور جہاں اس طرح کی ڈیوٹی مشخص الیہ کے ذریعے طے شدہ اور ادا کی جانے والی ڈیوٹی سے زائد ہے، تو مشخص الیہ مناسب افسر سے ریٹرن کی کاپی موصول ہونے کے دس دن کے اندر اکاؤنٹ کرنٹ میں کم کر کے کمی کی ادائیگی کرے گا اور جہاں ایسی ڈیوٹی کم ہے، مشخص الیہ مرکزی ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ کے ذریعے باضابطہ تخمینہ کاری پر جوابی دستخط شدہ ریٹرن کی نقل میں تشخیصی حکم کی وصولی پر اضافی رقم کے لیے اکاؤنٹ کرنٹ میں جمع کر لے گا۔

مشخص الیہ کو قاعدہ F-173 کے تحت حق حاصل ہے کہ وہ اپنے تیار کردہ قابل محصول سامان پر ڈیوٹی کے لیے اپنی ذمہ داری کا تعین کرے اور قواعد میں طے شدہ توضیحات کے مطابق خود تشخیص پر ڈیوٹی کی ادائیگی پر اس طرح کے سامان کو ہٹائے۔ لیکن یہ تخمینہ کاری کرنے کا صرف پہلا قدم ہے۔ مناسب افسر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ محصول لینے مشخص الیہ کی طرف سے اس طرح

ہٹائے گئے سامان پر ڈیوٹی کا جائزہ لے اور محصول لینے مشخص الیہ کی طرف سے دائر کردہ ریٹرن پر محصول تخمینہ کاری مکمل کرے۔ مناسب افسر کے ذریعہ اس طرح شمار کردہ ریٹرن کی ایک نقل مشخص الیہ کو بھیجی جانی چاہیے۔ خود تشخیص پر ٹیکس لینے مشخص الیہ کے ذریعے مشخصہ کی جانے والی ڈیوٹی کو مناسب افسر کے ذریعے مشخصہ کی جانے والی ڈیوٹی کے خلاف مقرر کیا جائے گا۔ اگر حتمی تخمینہ کاری پر مناسب افسر کی طرف سے ادا کی جانے والی ڈیوٹی مشخص الیہ کی طرف سے مقرر کردہ اور ادا کی جانے والی ڈیوٹی سے زائد ہے، تو مشخص الیہ کو مناسب افسر سے ریٹرن کی نقل موصول ہونے کے دس دن کے اندر اکاؤنٹ کرنٹ میں کم کر کے کمی کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ اگر مشخص الیہ کی طرف سے واجب الادا حتمی تخمینہ کاری پر ڈیوٹی اس سے کم ہے جو اس نے اصل میں ادا کی ہے، تو مشخص الیہ اضافی ادائیگی کے لیے اکاؤنٹ کرنٹ میں کریڈٹ لینے کا حقدار ہے۔ اس مرحلے پر دفعہ 11A کے تحت کسی وجہ بتاؤ نوٹس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ڈیوٹی کو اکاؤنٹ کرنٹ میں ایڈجسٹمنٹ کر کے ادا کرنا ہوتا ہے جسے مشخص الیہ کو دس دن کے اندر برقرار رکھنا ہوتا ہے۔

دفعہ 11A ڈیوٹی کی وصولی سے متعلق ہے جو عائد نہیں کی گئی یا ادا نہیں کی گئی یا مختصر لیوی یا شارٹ پیڈ یا غلط طریقے سے واپس کی گئی۔ دفعہ 11A کے تحت کارروائی متعلقہ تاریخ سے چھ ماہ کے اندر جاری کردہ وجہ بتاؤ نوٹس کے ساتھ شروع کی جانی چاہیے۔ ذیلی دفعہ 3(ii) کے تحت متعلقہ تاریخ کی وضاحت کی گئی ہے جس کا مطلب اس معاملے میں جہاں اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت ایکسائز ڈیوٹی کا عارضی طور پر مشخصہ جاتا ہے، اس کی حتمی تخمینہ کاری کے بعد ڈیوٹی کی ایڈجسٹمنٹ کی تاریخ ہے۔

حتمی تخمینہ کاری کے بعد، مشخص الیہ کی طرف سے دائر کردہ ریٹرن پر حکم کی ایک کاپی اسے بھیجی جانی چاہیے۔ ریٹرن موصول ہونے کے دس دن کے اندر حتمی تخمینہ کاری کی بنیاد پر مشخص الیہ کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ ایسے معاملے میں دفعہ 11A کے تحت کوئی نوٹس دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب ڈیوٹی کی حتمی تخمینہ کاری اور ادائیگی کے بعد بھی، یہ پایا جاتا ہے کہ ڈیوٹی کا شارٹ لیوی یا نان لیوی ہوا ہے، ایکسائز آفیسر کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کے بعد حد کی مدت کے اندر دفعہ 11A کے تحت کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں حد بندی کی مدت حتمی تخمینہ کاری کی تاریخ سے چلے گی۔ دفعہ 11A اور قاعدہ I-173 کا دائرہ کار بالکل مختلف ہے۔ اس معاملے میں، مناسب افسر کی طرف سے پہلے کی گئی عارضی تخمینہ کاری کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق، مناسب افسر نے حتمی تخمینہ کاری کی ہے۔ اس

معالے میں دفعہ 11A کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے میں ناکامی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری صورت میں بھی ہمیں ٹریبونل کے حکم میں کوئی کمزوری نظر نہیں آتی۔

اپیلوں میں کوئی قابلیت نہیں ہے۔ لہذا، اپیلوں کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔